بیمار دلوں کا علاج

ابو اسامہ نیاز انصاری
حوطۃ بنی تمیم، ریاض سعودی عرب

اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو تمام مخلوقات میں سب سے بہترین اور خوبصورت مخلوق، اور شکل کے اعتبار سے سب سے اچھی صورت دی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اے انسان! تجھے اپنے رب کریم سے کس چیز نے بہکایا؟ جس نے تجھے پیدا کیا اور ٹھیک ٹھاک کیا، درست اور برابر بنایا اور جس صورت میں تجھے چاہا جوڑ دیا۔ (انفطار 8،7،6)

اس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے مفسرین لکھتے ہیں:

''انسان تجھ کو کس چیز نے دھوکہ اور فریب میں مبتلا کر دیا کہ تو نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا، جس نے تجھ پر احسان کیا، اور تجھے وجود بخشا، تجھے عقل وفہم عطا کیا اور تیرے لئے اسبابِ حیات مہیا کیا، اور تجھے حقیر نطفے سے پیدا کیا، جب کہ اس سے پہلے تیرا وجود بھی نہیں تھا، تجھے ایک کامل انسان بنایا تو سنتا ہے، دیکھتا ہے اور عقل وفہم رکھتا ہے اور تجھے خوبصورت بنایا تیری دونوں آنکھ، کان، اور پیروں کو برابر برابر بنایا، جب کہ یہ برابری نہ ہوتی تو تو ایک بے ڈھب انسان ہوتا، اور تجھے اللہ تعالیٰ نے مختلف اعضاء وجوارح دیئے، اور ہر ایک کے الگ الگ کام بتلائے ان میں سے اگر کوئی بھی خراب ہو جائے تو وہ اس عمل کے بجالانے سے مجبور ہو جاتا ہے، اگر ہاتھ خراب ہو جائے تو کوئی چیز اٹھانے سے مجبور، آنکھ خراب ہو جائے تو دیکھنے سے، اور کان خراب ہو جائے تو سننے سے، اور اگر دل خراب ہو جائے تو جو اس کا اصل کام ہے عدم انسان ہو کر رہ جاتا ہے اور پھر تو اس کا جینا دوبھر ہو جاتا ہے۔

اور اگر انسان کا دل کہیں معاصی اور برائی سے خراب ہو گیا جس کے لئے اللہ رب العزت نے وجود بخشا ہے تو پھر وہ اللہ رب العزت کی معرفت ومحبت سے اور اس کی عبادت وبندگی سے کافی دور ہو جاتا ہے، اس لیے کہ دل ہی تمام اعضاء کا سردار ہے، اور اس سے ہی حق وباطل کی تمیز کی جاتی ہے اسی لیے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سنو!

جسم کے اندر ایک ٹکڑا ہے اگر وہ درست ہے تو پورا جسم درست ہے، اور اگر وہ خراب ہو گیا تو پورا جسم خراب ہو گیا، سنو! وہ دل ہے۔

اس حدیث سے اس بات کی وضاحت ہوتی ہے کہ اعمال کی درستگی کا انحصار دل کی درستگی پر مبنی ہے، اگر دل مریض ہو گیا تو ہمارے اعمال بھی کسی لائق نہیں رہیں گے اس لئے اچھا دل ہی قلبِ سلیم ہے جس کے بارے میں رب ذوالجلال نے اپنے کلام میں ارشاد فرمایا:

''یوم لاینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم''

جس دن مال اور اولاد کچھ کام نہیں آئیں گے، لیکن فائدے والا وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے سامنے بے عیب دل لے کر جائے گا۔ (الشعراء: 89،88)

دل کے بھی کئی حالات ہوتے ہیں، ایک دل تو وہ ہے جسے قلبِ سلیم کہا جاتا ہے جو اللہ کے ذکر سے ہمیشہ تروتازہ رہتا ہے، جس

کے بارے میں اللہ رب العزت نے قرآن مجید کے اندر ارشاد فرمایا:

الذین آمنو اوتطمئن قلوبھم بذکر اللہ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب."

جو ایمان لائے ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں، یادرکھو اللہ کے ذکر ہی سے دل کو تسلی حاصل ہوتی ہے،

اللہ کے ذکر کا مطلب ہے اس کی عبادت بجالانا اور اس کی توحید کو بیان کرنا ہے، تو اس سے بندہ کا دل زندہ رہتا ہے اس لیے کہ مومن کے دل کی خوراک یہی ہے۔ اور یہ اصول مسلّم ہے کہ ہر شئی کی خوراک ہوتی ہے اور جب اسے اس کی خوراک ملے گی تو زندہ رہے گی ورنہ وہ سوکھ جائے گی اور مردہ ہو جائے گی، تو اسی طرح دل جب اپنی غذا نہیں پائے گا تو وہ بھی میت اور مردہ ہو جائے گا۔

اس لئے دل کی خوراک اللہ تعالیٰ کا ذکر قرآن کریم کی تلاوت اور اعمال صالح سے ہی حاصل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے جتنی چیزیں پیدا کی ہیں اس کے بارے میں غور وفکر کرنا، اور اس میں کیا حکمتیں ہیں اس کے بارے میں غور وخوض کرنا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

آسمان اور زمین کی پیدائش اور رات و دن کا ہیر پھیر، کشتیوں کا لوگوں کو نفع دینے والی چیزوں کے لیے سمندروں میں چلنا، آسمانوں سے پانی اتار کر مردہ زمین کو زندہ کر دینا، اس میں ہر قسم کے جانوروں کو پھیلا دینا، ہواؤں کے رخ بدلنا، اور بادل جو آسمان اور زمین کے درمیان مسخر ہیں ان میں عقلمندوں کے لیے قدرت الٰہی کی نشانیاں ہیں۔ (البقرۃ 164)

رہا یہ سوال کہ دل مردہ کیوں ہو جاتے ہیں تو اس کے بہت سارے اسباب ہیں جن میں سے چند کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے:

☆ حق بات کی جانکاری اور معلومات ہونے کے بعد اس کے قبول کرنے سے اعراض کرنا جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

جب وہ لوگ ٹیڑھے ہی رہے تو اللہ نے ان کے دلوں کو اور ٹیڑھا کر دیا، اور اللہ تعالیٰ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ (الصف 5)

ایسے ہی اللہ نے مختلف مقامات پر اس بات کی وضاحت کی ہے

کہ بندہ میری اطاعت سے روگردانی کرتا ہے تو میں بھی اس کے دل کو موڑ دیتا ہوں اور یہ ایسی قوم ہے جو عقل و سمجھ سے اندھی ہے، اور ایسا شخص جس کا دل مردہ ہے تو وہ درحقیقت چوپایوں سے بھی گیا گزرا ہے اور ایسے شخص کا انجام دوزخ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور ہم نے ایسے بہت سے جن وانسان دوزخ کے لئے پیدا کیے ان کے دل ایسے ہیں جن سے نہیں سمجھتے، اور جن کی آنکھیں ایسی ہیں جن سے نہیں دیکھتے، اور جن کے کان ایسے ہین جن سے نہیں سنتے، یہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں، بلکہ یہ لوگ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں، یہی لوگ غافل ہیں۔ (الاعراف 179)

تو اس سے اس بات کی وضاحت ہو جاتی ہے کہ ایسے دل پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے جس سے نہ وہ خود فائدہ اٹھا پاتا ہے اور دوسرے لوگوں کا تو اس سے فائدہ اٹھانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اس لیے کہ اس نے حق سے اپنا دامن چھڑا رکھا ہے، اور اپنا راستہ باطل سے استوار کر رکھا ہے، اور اس کے دل کی غذا ہی باطل ہو گئی ہے اور اس کا راستہ ضلالت کا راستہ اور انجام جہنم ہے۔

☆ اسی طرح اکل حرام (حرام خوری) بھی دل کو مردہ بنا دیتی ہے۔ اس لیے کہ خبیث غذا خبیث مادہ پیدا کرتی ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک کے علاوہ دوسری اشیاء کو پسند نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ نے بندہ مسلم کو ایسی چیزوں کا حکم دیا ہے، جس کا حکم رسولوں کو دیا ہے۔''

چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

''اے رسولو! پاک چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اے مومنو! کھاؤ اس پاک رزق سے جو ہم نے تم کو دیا ہے،

پھر آپ ﷺ نے ایک شخص کا ذکر کیا جو لمبا سفر کر کے غبار آلود اور بکھرے ہوئے بالوں کے ساتھ آتا ہے اور دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر دعا کرتا ہے:

اے میرے رب، اے میرے رب!

اور حال یہ ہے کہ اس کا کھانا اور پینا، پہننا سب حرام مال سے ہے اور حرام مال سے اس کی پرورش ہوئی ہے، ایسے شخص کی دعا کیسے قبول کی جائے گی۔ (مسلم)

☆ اسباب مرض قلوب میں سے ایک چیز معاصی اور گناہ بھی ہے، جس سے دل متاثر اور بیمار ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

کلا بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون.''

یوں نہیں بلکہ اس کے اعمال کی وجہ سے اس کے دل پر زنگ چڑھ جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کہ جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک کالا نقطہ پیدا ہو جاتا ہے اگر توبہ کر لیتا ہے تو یہ ختم ہو جاتا ہے نہیں تو اور بڑا ہو جاتا ہے اور اس کے دل کو خراب کر دیتا ہے یعنی مردہ کر دیتا ہے۔

☆ ایسے ہی دلوں کو مردہ کرنے کا ایک سبب گانا سننا ہے جسے اسلام نے حرام کیا ہے، مگر یہ وبا آج عام ہو چکی ہے اور شیطان کی یہ آواز ہر گھر میں پہنچ چکی ہے اور اس کے پھیلانے کا بھی انداز کچھ اتنا انوکھا ہے کہ ہم اور آپ تصور بھی نہیں کر سکتے کچھ ایسے انداز سے کہ آج ہماری نمازوں کے دوران یہ شیطانی آواز سننے کو ملتی ہے اللہ ان لوگوں کو ہدایت دے جو اپنے موبائل کو ایسی موسیقی سے پُر رکھتے ہیں جس سے شیطان خوش ہوتا ہے اور پھر اثنائے نماز اسے کھلا چھوڑ دیتے ہیں، جب کہ ایسے نغمات استعمال نہیں کرنے چاہیے کیوں کہ یہ حرام ہیں اور یہ آوازیں ہمارے دلوں کو مردہ بنانے میں معاون ثابت ہوتی ہیں اور اس کے ذریعہ سے شیطان بندے کے دلوں کو اپنی طرف مائل کر لیتا ہے،

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

واستفزز من استطعت منھم بصوتک.'' (بنی اسرائیل64)

اور ان میں سے تو جسے بھی اپنی آواز سے بہکا سکے بہکا لے۔

یہاں پر آواز سے مراد فریب دعوت یا گانا، موسیقی اور لہو ولعب کے دیگر آلات ہیں جن کے ذریعہ سے شیطان بکثرت لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔

☆ مرض قلوب کے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی ہے کہ ایسی عورتوں کو دیکھا جائے جن کے دیکھنے کو اسلام نے منع کیا ہے،

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

کہ نظر (اجنبی عورتوں کی طرف دیکھنا) شیطان کے زہریلے تیروں میں سے ایک تیر ہے،

یعنی وہ اس کے ذریعہ سے اللہ کے نیک بندوں کا شکار کرتا ہے اور اسے راہ حق سے ہٹا کر ضلالت کے راستے پر گامزن کر دیتا ہے، اسی لیے اللہ رب العزت نے مردوں کو اجنبی عورتوں کی طرف دیکھنے سے منع فرمایا اور عورتوں کو اجنبی مردوں

سے پردہ کرنے کا حکم دیا ہے۔

اللہ رب العزت نے نبی کریم ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا:

مسلمان مردوں سے کہو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کریں یہی ان کے لیے پاکیزگی ہے، لوگ جو کچھ کریں اللہ تعالیٰ سب سے خبردار ہے، مسلمان عورتوں سے کہیں کہ وہ بھی اپنی نگاہ نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں۔

(النور 30,31)

اس لئے کہ حرام نظر دل میں شہوت پیدا کرتی ہے اور دل کو مردہ کر دیتی ہے۔

☆ غلط قسم کی کتابیں جو عشق و تغزل پر مبنی ہوتی ہیں اور ان کے اندر ایسے مضامین اور قصے ہوتے ہیں جو کہ شہوت نفسانی کو بھڑکاتے اور جگاتے ہیں جس کی وجہ سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔

مذکورہ بالا اسباب دل کو بیمار اور مردہ کرنے والے ہیں علاوہ ازیں اور بھی بہت سارے اسباب ہیں۔ اس لیے ان سب سے بچنا ضروری ہے۔

رہ گئی یہ بات کہ اگر دل کو یہ مرض لاحق ہو گیا تو اس کا کیا علاج ہے؟

اللہ رب العزت نے فرمایا:

اے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی جو نصیحت ہے اور دلوں میں جو روگ ہیں ان کے لیے شفاء ہے اور رہنمائی کرنے والی ہے اور رحمت ہے ایمان والوں کے لئے۔ (یونس 57)

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے مفسرین فرماتے ہیں کہ قرآن کو دلی توجہ کے ساتھ پڑھے، اور اس کے معانی و مطالب پر غور کرے اس کے لیے قرآن نصیحت ہے، وعظ کے اصل معنی ہیں عواقب و نتائج کی یاد دہانی، چاہے ترغیب کے ذریعہ سے یا ترہیب سے، اور واعظ کی مثال طبیب کی طرح ہے جو مریض کو ان چیزوں سے روکتا ہے جو اس کے جسم و صحت کے لیے نقصان دہ ہوتی ہیں، اسی طرح قرآن بھی ترغیب و ترہیب دونوں طریقوں سے وعظ و نصیحت کرتا ہے، اور نتائج سے آگاہ کرتا ہے، جن میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی صورت میں دوچار ہونا پڑے گا، اور ان کاموں سے روکتا ہے جن سے انسان کی اخروی زندگی برباد ہو سکتی ہے اس سے یہ معلوم ہوا کہ مردہ دلوں کا علاج اللہ کی مقدس اور لازوال کتاب قرآن مجید پڑھنے اور پھر اس پر عمل کرنے میں ہی پنہاں ہے، جو شخص اسے غور و تدبر کے ساتھ پڑھتا ہے اور اس پر عمل پیرا ہوتا ہے تو اس کے مردہ دل کے اندر تازگی اور ہریالی آجاتی ہے، اس لیے کہ قرآن لوگوں کے لیے شفاء کا ذریعہ بنا کر بھیجا گیا ہے، اس کا پڑھنے والا اور اس پر عمل کرنے والا مکمل طور پر درست ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے

وننزل من القرآن ماهو شفاء ورحمة للمؤمنين." (بنی اسرائیل 82)

یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کے لیے تو سراسر شفاء اور رحمت ہے۔

دوسری جگہ فرمایا:

قل هو للذين آمنوا هدى وشفاء"

آپ کہہ دیجئے! کہ یہ تو ایمان والوں کے لیے ہدایت و شفاء ہے۔ (فصلت 44)

حسی امراض کی نسبت روحانی معنوی امراض کا علاج زیادہ ضروری ہے۔ اے اللہ! تو ہمارے دلوں کا مالک ہے اس کی حفاظت فرما۔ آمین

بقیہ صفحہ 31:- نذیر ناجی صاحب

خیالات کا اظہار کرنے سے پہلے ضرور سوچ لیں کہ ورجینیا یونیورسٹی آپ کے پسندیدہ ماحول میں واقع ہے۔ جہاں مادر پدر آزادی ہے۔ لیکن پھر بھی انتہا پسندی کا عملی مظاہرہ ہوگیا؟ فاعتبر وویا اولی الالباب

جناب ناجی صاحب! اپنے ذہن کو تعصب، حسد، کینہ بغض سے صاف کر کے کسی قریبی دینی مدرسہ کا وزٹ کیجئے۔ یا ہمارے ہاں جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں تشریف لے آئیں (آمدورفت کے اخراجات کیساتھ مکمل تحفظ ملے گا) صرف لال مسجد کو بنیاد بنا کر ایسے جذباتی کالم نہ لکھیں تو رماقسم کے کالم نہ لکھیں اور نہ ہی عوام کو بدظن کریں۔ بلکہ اپنی رائے قائم کرنے سے پہلے قریب سے دینی مدارس کے ماحول کو دیکھیں۔ آپ کی آنکھیں کھلی رہ جائیں گی۔ ان شاءاللہ

شکریہ والسلام یاسین ظفر

ناظم اطلاعات وفاق المدارس السلفیہ پاکستان

بقیہ صفحہ 14 :- قرآن تھراپی

ولوأن قرآناً سیرت به الجبال أوقطعت به الأرض او کلم به الموتی بل لله الأمر جمیعًا (الرعد 31

''اور اگر کوئی قرآن ایسا ہوتا کہ اس کی تاثیر سے پہاڑ چل پڑتے یا زمین پھٹ جاتی یا مُردوں سے کلام کر سکتے تو یہی قرآن ان اوصاف سے متصف ہوتا، مگر بات یہ ہے کہ سب باتیں اللہ کے اختیار میں ہیں۔''

مگر انسانی علم وفکر کی ان تک رسائی دلیل کی محتاج ہے، انبیاء ورسل علیہم السلام کے علاوہ عام انسانوں کے علم کا دائرہ حواس خمسہ تک محدود ہے، اس کے علاوہ کچھ ظہور پذیر ہو تو وہ کرامت ہو سکتی ہے جس کی بنیاد پر کوئی دعویٰ نہیں کیا جاسکتا۔

لہذا جس دواء یا علاج کا لیبارٹری ٹیسٹ انسان کے لئے ممکن نہیں اسے جسمانی عوارض اور طبعی بیماریوں کے لئے سائنٹفک طریقہ علاج کے طور پر اختیار کرنا غیبی، مافوق الفطرت اور مابعد الطبیعیات (Meta Physics) میں دسترس کا دعویٰ بلا دلیل ہے، جہاں دستِ قدرت ہی دستِ شفاء ہے، انسان کے لئے ظاہری اسباب ووسائل تک ہی اپنے کو محدود رکھنا سلامتی کی راہ ہے۔

یہ میری دینی اور شرعی رائے ہے، مجھے کمال علم کا دعویٰ ہے اور نہ اپنی رائے کی قطعیت پر اصرار، دلیل کے ساتھ بحث ونظر کا راستہ کھلا ہے۔

وفوق کل ذی علم علیم

اللہ کے ولی

اولیاء اللہ تو واجب الادب اور واجب التعظیم ہوتے ہیں۔ جو اولیاء اللہ کا نام ادب سے نہ لے اور روح کی گہرائیوں سے ان کی عزت نہ کرے وہ بھی کوئی انسان ہے، اسے اصطبل میں باندھو۔ کالانعام بل ھم اضل

ان کی شان میں ادنی سی گستاخی بھی موجب حرماں ہے، سدہ مجاری فیض ہے اور یہ بابت اس حدیث قدسی کی روشنی میں کر رہا ہوں جو صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ سے مروی ہے۔

ومن عادی لی ولیا فقد آزنته بالحرب

جو میرے کسی دوست سے دشمنی کرتا ہے، میں اس کے ساتھ جنگ کا اعلان کرتا ہوں۔

سید ابوبکر غزنوی رحمۃ اللہ علیہ
وائس چانسلر، بہاولپوری یونیورسٹی